خط استقبالیہ نوابشاہ
مسلم لیگ کانونشن ۱۹۵۶
سردار عبدالرب نشتر

خطبۂ استقبالیہ

زیر صدارت

سردار ملت عالیجناب عبدالرب صاحب نشتر

صدر محترم پاکستان مسلم لیگ

16-17 دسمبر 1956ء

خطبۂ استقبالیہ

نواب شاہ مسلم لیگ کانفرنس

زیرِ صدارت

سردارِ ملت عالیجناب عبدالرب صاحب نشتر

صدر محترم پاکستان مسلم لیگ

☆

منعقدہ ۱۶ - ۱۷ دسمبر ۱۹۵۶ء

منجانب

سید منظر شاہ

چیرمین مجلسِ استقبالیہ

(ج . پی) نائب صدر مسلم لیگ نواب شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدر محترم - معزز حاضرین و خواتین -

آج کا دن نواب شاہ کی تاریخ کا ایک یادگاری دن اور مسلم لیگ کی تنظیم جدید کا سنگ میل کہا جا سکتا ہے -

صدر محترم - نواب شاہ کی آبادی اگرچہ چند ہزار نفوس پر مشتمل ہے - لیکن پھر بھی سندھ کا یہ چھوٹا سا شہر جس کو صوبہ کے قلب کا درجہ حاصل ہے - سیاسی، تجارتی، تعلیمی، اور جغرافیائی اعتبار سے یہ شہر ایک خاص خصوصیت کا حامل ہے - اب سے نصف صدی قبل یہی شہر جو صرف چند جھونپڑیوں پر مشتمل ایک گوٹھ تھا - رئیس بلدیہ کے والد سید نواب شاہ صاحب کی مساعی جمیلہ سے ایک شہر کی صورت اختیار کر گیا - اور تھوڑے ہی عرصہ میں ترقی کی ان منزلوں میں آگیا ہے - کہ جہاں وہ زندگی کے بہت سے شعبوں میں صرف اپنا ہی کفیل نہیں - بلکہ صوبہ کی بھی کفالت کر رہا ہے

قائد محترم -

سیاسی نقطۂ نظر سے بھی نواب شاہ کی پوزیشن نہایت اہم ہے - نواب شاہ کے عوام کے سیاسی شعور - جذبۂ ایثار اور اُن کے پاکستان کی خلاق و محافظ جماعت (مسلم لیگ) سے والہانہ لگاؤ کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگرچہ اس دوران میں نواب شاہ میں کئی سیاسی جماعتیں جن کی پشت پر برسراقتدار گروہ کا ہاتھ تھا پیدا ہو کر اپنی موت آپ ہی مرتی رہیں - کیونکہ عوام کی وہ مقبولیت حاصل نہ کر سکیں

صدر محترم - نواب شاہ میں مسلم لیگ کو کس حد تک مقبولیت حاصل ہے - اس کا اندازہ آج کے

طاقتوں کے پروردہ اور ہندو کے ایجنٹ علی الاعلان میدان میں آکر پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے لگے۔ لیکن ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

صدر محترم۔

ہم یہ کہنے میں بجا طور پر فخر محسوس کر رہے ہیں کہ آج ایکبار پھر مسلم لیگ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا مل گیا ہے۔ کیونکہ اب پتوار ان ہاتھوں میں ہے۔ جو اگرچہ بظاہر کمزور و ضعیف ہیں۔ لیکن قائد اعظم کے دست راست اور شریک کار۔ جن میں آج بھی وہ آہنی طاقت ہے جو مسلم لیگ کے حریفوں اور پاکستان کے دشمنوں کے بازوؤں کو شانوں سے اکھیڑ سکتی ہے۔

صدر محترم

آپ اور آپ کے رفقائے کار جدوجہد آزادی کے وہ مجاہد ہیں کہ جن کی خدمات کو نہ سراہنا احسان فراموشی ہوگی۔ حصول پاکستان کے وقت اور اس سے قبل وزارت کی تشکیل میں قائد اعظمؒ کی نظر انتخاب نے آپ کو چنا تھا۔ قائد ملتؒ کی مردم شناس نگاہوں نے پنجاب کی سربراہی کے فرائض آپ کو تفویض فرمائے تھے لیکن سیاسی مداریوں کی نت نئی قلابازیوں اور گٹھ جوڑ نے آپ جیسے تجربہ کار، مخلص اور دیانت دار خادم قوم کو یہ سوچنے کے لئے مجبور کر دیا کہ ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

یہی وجہ تھی کہ آپ کچھ عرصہ کے لئے سیاست سے کنارہ کش رہے۔ مگر پاکستان کی محبت، اور مسلمانوں کی خدمت کے جذبہ نے ایکبار پھر آپ کے دردمند دل کو تڑپا دیا اور آپ کو مسلم لیگ کی گرتی ہوئی عمارت کو سہارا دینے کے لئے میدان عمل میں آنا پڑا۔ ؟

صدر محترم - آپ کی قیادت مسلم لیگ کے مخلص خادموں اور ملت اسلامیہ و پاکستان کے بہی

خواہوں کے لئے طمانیت قلب کا باعث اور مسلم لیگ کے شاندار مستقبل کی ضمانت ہے۔ اسی کے ساتھ اُس اقتدار پسند گروہ کے لئے جو مسلم لیگ کی آڑ لیکر ذاتی اقتدار کی دوکان سجا رہا تھا موت کا پیغام۔ کیونکہ اب مسلم لیگ کے پاس وزارت کی کرسیاں اور اقتدار کے عالیشان محل نہیں بلکہ پاکستان اور اسلام کی خدمت کا صحیح جذبہ ہے۔ ہم مطمئن ہیں کہ وہ گندم نما جو فروش جو قائداعظمؒ کی اس مقدس امانت کو اقتدار کی دیوی کی بھینٹ چڑھا دینا چاہتے تھے۔ اس سے کنارہ کش ہوکر ان نئی نویلی جماعتوں سے بغلگیر ہو گئے ہیں۔ جن کے بطن سے وزارتیں جنم لے رہی ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ اب مسلم لیگ وزارتی لنگر خانہ نہیں۔ بلکہ قوم کے ان سچے خادموں کی ٹھوس جماعت ہے جن کے سامنے اسلام کے ارتقا کا لائحہ عمل اور پاکستان کا استحکام ہے۔ جن کا مقصد۔ جن کا مشن اور جن کا نظریۂ حیات یہ ہے کہ ؎

چمن کو بچا لے نشیمن جلا کر
چمن حاصلِ صد ہزار آشیاں ہے

سردارِ ملت

یہی وجہ ہے کہ آپ اور آپ کے رفقائے کار اس مقصد عظیم کی خاطر کڑکڑاتے جاڑوں میں سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے ملک کے دونوں بازوؤں کے دور دراز مقامات اور چپہ چپہ میں قائداعظمؒ کا یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ ؎

ہو صداقت کیلئے جس دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے پیکر خاکی میں جان پیدا کرلے

فخرِ ملت

آج جبکہ ہم صرف چند دن کے بعد اُس نئے سال میں قدم رکھنے والے ہیں۔ جو برصغیر کی جدوجہد آزادی کی صد سالہ یادگار ہے اور جس میں وہی سات کا ہندسہ مشترک ہے جو ۴۷ء قیام پاکستان

اور ۱۹۳۷ء مسلم لیگ کی نشاۃ ثانیہ میں رہا ہے۔ ہمیں پاکستان کا استحکام اور مسلم لیگ کی تنظیم جدید اس انداز پر کرنا ہے کہ سامراج کے پجاریوں اور بھارتی ایجنٹوں کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ ع

آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

اس وقت ہمارا عزیز ملک سیاسی بحران اور ابتلائی منزلوں سے گذر رہا ہے۔ جن پر ہمیں قابو پانا ہے اور اُن ناسوروں کا اندمال کرنا ہے جو ملک کی سالمیت اور ملت کے مستقبل کے لئے مستقل خطرہ بن چکے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ملک کے ان غداروں قائداعظمؒ اور قائد ملتؒ کے ان باغیوں کے طلسم کو توڑنا ہے جو مخلوط انتخاب کی شکل میں ایوان حکومت کے حصاروں سے پھونکا جا رہا ہے۔

مخلوط انتخاب کیا ہے۔ وہی ہندوؤں کی گھناؤنی سیاست جو مسلمانوں کے وجود کو غیر منقسم ہندوستان میں ختم کر دینا چاہتی تھی اور جس کے متعلق خلاق پاکستان، شاعر مشرقؒ نے ان الفاظ میں نفرت کا اظہار فرمایا تھا کہ ؎

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ ۔ ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است ۔ چہ بے خبر ز مقامِ محمدؐ عربی است

بمصطفےٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست ۔ اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

صدر محترم۔

مخلوط انتخاب کے بعد دوسرا مسئلہ جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے وہ مسئلہ کشمیر ہے کشمیر کا وجود پاکستان کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جس قدر کہ انسانی جسم کے لئے شہ رگ۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ یہی مسئلہ آج تک حکومت کے لیت و لعل سے التوا میں پڑا ہوا ہے نو سال کی طویل مدت گذر چکی مگر سلامتی کونسل نے آج تک اس کے متعلق کوئی جرأت مندانہ اقدام نہیں کیا۔ حصول کشمیر کے لئے سلامتی کونسل سے توقعات وابستہ کرنا اسلام کے زریں اصول کے کس قدر منافی ہے اس کی ترجمانی علامہ اقبالؒ کے

ان چند اشعار سے ہوتی ہے کہ ؎

اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے جائے | تو احکام حق سے نہ کر بیوفائی
نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا؟ | خلافت کی کرنے لگا تو گدائی
خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لہو سے | مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشائی

مرا از شکستن چناں عار نآید
کہ از دیگراں خواستن مومیائی

قائد محترم۔

تیسری گتھی جس کو مسلم لیگ اور قائد اعظمؒ کی امانت کے امینوں کو سلجھانا ہے۔ وہ قائد اعظمؒ اور قائد ملتؒ کے اس وعدہ کا ایفا ہے جو انھوں نے ملت سے کیا تھا۔

پاکستان میں آیا ہوا وہ بے سروسامان قافلہ جو نعرۂ حق بلند کرنے کی پاداش، اور پاکستان کے راستے میں اپنا سب کچھ لٹا چکا ہے۔ آج تک خانماں برباد اور تباہ حال ہے۔ ہر سال بارش کے تابڑ توڑ حملے اور دریائے سندھ کی یلغار انکی بے سروسامانی میں مزید اضافہ کرتی رہتی ہے۔ مگر آج تک ایوان حکومت کے مکینوں نے ان کی آبادکاری کیلئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔ ہر سال چند سکیمیں مرتب کر کے فائلوں میں باندھ کر طاق نسیاں کے نذر کر دی جاتی ہیں۔ کسی ملک کی خوشحالی اور شاندار مستقبل کا انحصار اس ملک کے عوام کی خوشحالی پر منحصر ہوتا ہے اسلئے ضرورت ہے کہ پہلے اُن غریب، بیکس اور مجبور معماران پاکستان کی آبادکاری کا انتظام کیا جائے جو تاروں کی چھاؤں اور سورج کی تمازت میں اپنی زندگی کے دن گذار رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ کلیمز کے مسائل کو جلد سے جلد طے کرانا ہے۔ جنکی تاخیر کے باعث پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ اپنے حقوق سے محروم ہے۔

صدر محترم۔

پاکستان درحقیقت ایک زراعتی ملک ہے اور اسکی تمام تر خوشحالی کا دارومدار یہاں کی کاشت اور کاشتکاروں پر منحصر ہے لیکن اس طبقہ سے جس قدر سرد مہری اور بے التفاتی کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ حوصلہ شکن ہے۔ کاشتکاروں کو نہ انکو روزمرہ کی زندگی میں کسی قسم کی سہولت میسر آسکتی ہے۔ نہ انکی آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت کا معقول انتظام ہے اور

حکومت کی طرف سے کسی ایسی تجویز پر عمل کیا جاتا ہے۔ جو انکے حق میں سود مند ثابت ہو سکے چند سال کے تجربہ نے یہ بتا دیا ہے کہ ہر سال سیلاب اور بارش انکے خون پسینے کی کمائی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان سے سرکاری مالگزاری اور لگان پوری سختی کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف آبپاشی کی فراہمی میں رکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں جسکے تدارک کیلئے جلد سے جلد موثر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے تاکہ یہ طبقہ خوشحالی کی زندگی بسر کر سکے۔ کاشتکاروں کے علاوہ مزدور پیشہ طبقہ بھی ناگفتہ بہ حالات سے گذر رہا ہے قلیل آمدنی اور بڑھتی گرانی اور ضروریات زندگی کی اشیاء کی کمی کے باعث اس طبقہ پر روزی کے ذرائع اسقدر محدود ہو چکے ہیں کہ نہ پیٹ بھر کر روٹی ہے اور نہ تن ڈھانپنے کو کپڑا۔ کارخانوں کے مالک اور چور بازاری کے اجارہ داران غریبوں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی سے اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں اور یہ خستہ حالی کا شکار ہے۔

صدر محترم۔

اس حقیقت پر پردہ ڈالنا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ لبعض حلقوں سے کچھ اس قسم کی افواہیں سننے میں آتی رہی ہیں کہ مسلم لیگ کی ممبر سازی صحیح طریقہ پر نہیں کی جاتی اب جبکہ ہم مسلم لیگ کی تنظیم جدید کا آغاز کر رہے ہیں ہم اس بات کا عہد کریں کہ مسلم لیگ کے زریں اصولوں کو سامنے رکھکر آگے قدم بڑھائیں گے۔ اور ممبر سازی میں کوئی ایسا غلط طریقہ استعمال نہیں کریں گے جو اسکی پیشانی پر بدنما داغ ہو۔ اور مسلم لیگ کے انتخابات کے وقت ہر غلط طریقہ کار سے گریز کریں گے۔

اندرونی مسائل کے علاوہ ہمارے سامنے کچھ بیرونی مسائل بھی ہیں۔ جنکو حل کرنا مسلم لیگ کا فرض منصبی ہے۔

معاہدہ بغداد جسکے قیام کا مقصد مشرق وسطیٰ کے امن کو برقرار رکھنا تھا لیکن برطانیہ نے جو اس معاہدہ کا ایک حلیف تھا مصر پر جارحانہ اقدام کر کے نہ صرف اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ بلکہ امن عالم کو بھی خاکستر کرنے کا ارتکاب کیا ہے اسلئے مسلم لیگ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس جدوجہد میں کہ برطانیہ کو معاہدہ بغداد سے نکالدیا جائے۔ کوئی موثر قدم اٹھائے۔ علاوہ ازیں ہمارے سامنے ایک مسئلہ دولت مشترکہ کیساتھ اشتراک کا بھی ہے بظاہر دولت مشترکہ غیر جانبدار پالیسی کی حامل کہلاتی ہو۔ لیکن حقیقت میں وہ پاکستان کے سب سے بڑے دشمن بھارت کی حامی و مددگار ہے۔ کشمیر کے مسئلہ میں بھارت کی ہٹ دھرمی اور دولت مشترکہ کی دو عملی پالیسی ہمارے مستقبل کیلئے ایک مستقل خطرہ بن چکی ہے اسلئے دولت مشترکہ سے آئندہ کسی قسم کا ارتباط پاکستان کے حق میں مفید نہیں بلکہ انتہائی مضر ہے۔

آخر میں ایک بار پھر میں صدر ملت اور دیگر معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے سردی کے موسم میں شہر نواب شاہ میں قدم رنجہ فرما کر باشندگان نواب شاہ کی عزت افزائی فرمائی۔ باشندگان نواب شاہ اگرچہ آپ حضرات کے شایان شان آپ کا خیر مقدم نہ کر سکے لیکن پھر بھی میں آپکو باشندگان شہر کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ

آنکھیں ضرور فرش رہِ دوست ہو گئیں
اس سے زیادہ خاطر مہماں نہ کر سکے

محبوب پریس
حیدرآباد۔ پاکستان